ڈرپ آبپاشی

حکومتِ پنجاب، محکمہ زراعت
شعبہ اصلاحِ آبپاشی، لاہور

ڈرپ آبپاشی کے فوائد

- پانی کی بچت
- صحیح اور مقررہ وقت پر پانی کی فراہمی
- پیداواری اخراجات میں کمی
- پیداوار اور معیار میں بہتری
- جڑی بوٹیوں کی کم نشوونما
- کھاد و کیمیائی اجزاء کا بہتر استعمال
- ریتلے علاقوں کے لئے موزونیت
- غیر ہموار زمینوں کے لئے موزوں ترین

محمد ارشد منیجر
نوشہرہ ورکاں، ضلع گوجرانوالا

پاکستان کا شہر گوجرانوالہ صنعت کے حوالے سے کافی شہرت رکھتا ہے۔ آبادی کے لحاظ سے پاکستان کے ساتویں بڑے اس شہر کو پہلوانوں کا شہر بھی کہا جاتا ہے۔ سٹیل کا سامان، برتن، پنکھے، فن کوزہ گری کے ساتھ ساتھ یہ ضلع بہترین چاول کی برآمد کیلئے مشہور ہے۔ اس لحاظ سے یہ کہا جاسکتا ہے کہ گوجرانوالہ صنعت کے ساتھ ساتھ زراعت میں بھی پیش پیش ہے۔ یہاں کے کاشتکار زراعت کے شعبے میں روایتی طریقہ کے ساتھ جدید طریقے بھی استعمال میں لاتے رہتے ہیں تاکہ صنعت کی طرح زراعت کی ترقی کا پہیہ بھی مناسب رفتار سے چلتا رہے۔ گوجرانوالہ کی تحصیل نوشہرہ ورکاں کے ترقی پسند کاشتکار غلام عباس مند نے دوسال قبل آبپاش زراعت میں روایتی طریقہ چھوڑ کر جدید طریقہ اختیار کرنے کا فیصلہ کیا اور اپنی 18.5 ایکڑ زمین پر ڈرپ آبپاشی کی تنصیب کرائی۔ یہ فیصلہ انکی توقعات کے عین مطابق کافی سودمند ثابت ہوا اور پانی کی بچت کے ساتھ ساتھ انکے پیداواری اخراجات میں کمی جبکہ پیداوار میں اضافہ کا باعث بنا۔

نظامتِ اعلیٰ زراعت (اصلاحِ آبپاشی) پنجاب
۲۱- آغا خان (ڈیوس) روڈ، لاہور

ڈرپ آبپاشی جدید طریقہ آبپاشی ہے، جسے پانی کی کمی کے مسئلہ کو مدنظر رکھتے ہوئے تشکیل دیا گیا ہے۔ اس نظام میں پانی کی درست مقدار ایک ہی وقت پر تمام پودوں کی جڑوں کے قریب قطروں کی صورت میں مہیا کی جاتی ہے۔ اس نظام میں زمین کو ہر وقت بآسانی وتر کی حالت میں رکھا جاسکتا ہے جو فصل کی بڑھوتری کیلئے انتہائی سازگار رہتا ہے۔ جن علاقوں میں پانی کی کمی کا مسئلہ ہے یہ نظام وہاں کیلئے انتہائی مفید ثابت ہوا ہے۔ غلام عباس منڈ کی زمینوں کی دیکھ بھال کرنے والے ارشد صاحب نے ڈرپ آبپاشی کے بارے میں اپنے تجربات کچھ اس طرح بتائے!

ہمیں پانی کی کمی کا تو کوئی خاص مسئلہ نہیں تھا کیونکہ زیر زمین اچھا پانی دستیاب ہے۔ البتہ پانی کے اخراجات کافی ہو جاتے تھے لیکن اتنے بھی نہیں تھے کہ فصل نقصان میں جا رہی ہو۔ ہمیں بتایا گیا کہ ڈرپ آبپاشی میں روایتی طریقہ کی نسبت پانی کافی کم استعمال ہوتا ہے اور پیداوار بھی کافی بہتر ہوتی ہے۔ ہم نے سوچا کہ پانی زیادہ استعمال کرنا بھی ضائع کرنے کے برابر ہے جو کہ گناہ ہے تو کیوں نہ گناہ سے بچا جائے اور اس جدید طریقہ سے استفادہ کیا جائے۔ ڈرپ استعمال کرنے سے پانی کی بچت کے ساتھ اور بہت سے فائدے ہوئے، جن کا سنا ضرور تھا تاہم توقع نہیں تھی کہ یہ سچ بھی ہونگے۔ روایتی طریقہ آبپاشی سے 26 گھنٹوں میں 18.5 ایکڑ سیراب ہوتے تھے جبکہ ڈرپ پر تین گھنٹوں میں یہ کام ہو رہا ہے۔ ڈرپ کو روزانہ چلانا ہوتا ہے اور ہفتے میں 20 گھنٹے پانی لگانے پر صرف ہوتے ہیں اور وقت کے ساتھ ساتھ اخراجات بھی روایتی طریقہ آبپاشی کی نسبت کم ہوتے ہیں۔

ڈرپ نظام آبپاشی میں کھاد کے لئے علیحدہ سے ٹینک لگایا جاتا ہے جس میں کھاد کو پانی کے ساتھ حل کر کے ڈال دیتے ہیں۔ یہ محلول شدہ کھاد، پانی کے ساتھ قطروں کی صورت میں پودوں کو مل جاتی ہے۔ اس نظام میں کھاد سیدھی پودوں کی جڑوں میں جاتی ہے اس لئے ضائع ہونے کا امکان بہت کم ہوتا ہے اسی لئے کھاد کا استعمال بھی روایتی طریقہ کی نسبت کم ہوتا ہے۔ اسکے فوائد اور بچت کے بارے ارشد صاحب نے کچھ اس طرح بتایا!۔

اس نظام میں مزدوری کی مد میں دو جگہوں پر کافی بچت ہو جاتی ہے، ایک تو پانی لگانے میں اور دوسرا کھاد دینے میں۔ روایتی طریقہ آبپاشی میں پانی لگانا اچھا خاصا مشقت طلب کام ہوتا ہے، اس میں کھالے بنانے، انکی صفائی اور دیکھ بھال کرنے کے ساتھ ساتھ پانی لگاتے ہوئے کسی لے کر چکر لگانے پڑتے ہیں جبکہ ڈرپ میں آپ نے صرف والو کھولنے ہوتے ہیں اور پانی پائپوں کی مدد سے خود بخود پودوں کی جڑوں کے

قریب تر چلا جاتا ہے۔ جب کھاد دینی ہوتی ہے تو اسکی مناسب مقدار کھاد والے ٹینک میں ڈال دیتے ہیں یہ کھاد بھی پانی کے ساتھ پودوں کو مل جاتی ہے۔ اگر روایتی طریقہ سے کھاد ڈالیں تو دو آدمی کم از کم ایک پورے دن میں یہ کام کریں گے، جس میں کھاد کا استعمال زیادہ اور اسکی تقسیم غیر مساوی ہوتی ہے۔ روایتی طریقے سے جہاں ہم پہلے دو بوریاں نائیٹروجن استعمال کر رہے تھے، اب وہاں اسی زمین پر ایک بوری استعمال کر رہے ہیں اور فصل بھی پہلے سے بہتر ہے۔ ہم نے دو سالوں میں ڈرپ پر کھیرا، شملہ مرچ، سبز مرچ، ٹماٹر اور کریلا کاشت کیا ہے۔ ان تمام فصلات میں ایک بھی فصل ایسی نہیں ہے جس کی پیداوار ہم نے پہلے سے زیادہ حاصل نہ کی ہو۔ ڈرپ آبپاشی کی وجہ سے ہماری فی ایکڑ پیداوار تقریباً بیس سے تیس فیصد بڑھ گئی ہے، جہاں پہلے 50 بوریاں پیداوار حاصل ہو رہی تھی اب وہاں سے 70 بوریاں حاصل ہوئیں۔ ایک اور تبدیلی جو ڈرپ آبپاشی میں نظر آئی وہ فصل کی بڑھوتری، رنگت اور پھل کی جسامت ہے۔ اس میں بڑھوتری بہت اچھی ہوئی، رنگت روایتی طریقہ کی نسبت زیادہ شوخ جبکہ پھل کی جسامت ایک جیسی اور بڑی ہوتی ہے۔ ہم تو اپنے دو سالہ تجربات کی بنیاد پر ہر کسان کو یہی کہتے ہیں کہ اگر ترقی کرنی ہے تو روایتی طریقہ آبپاشی کو خیر آباد کہیں اور ڈرپ آبپاشی کا استعمال کریں، اخراجات گھٹائیں، پانی بچائیں اور آمدن میں اضافہ کریں۔

انہی فوائد کی بنا پر محکمہ زراعت کا شعبہ اصلاح آبپاشی، ڈرپ آبپاشی کی تنصیب پر کسانوں کو بھرپور مالی معاونت فراہم کر رہا ہے۔ جو کاشتکار اسکی تنصیب کرانا چاہیں، انہیں کل رقم کا صرف 40 فیصد ادا کرنا پڑتا ہے جبکہ بقیہ 60 فیصد محکمہ ادا کرتا ہے۔ پنجاب کے ہر ضلع اور تحصیل میں اصلاح آبپاشی کے دفاتر موجود ہیں جہاں پر زرعی ماہرین ہر دم کاشتکار بھائیوں کی مدد کیلئے تیار رہتے ہیں۔